جلسہ سالانہ کے ایام اللہ کی خاص بشارتوں کے دن ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴؍ دسمبر ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں ایک جگہ فرمایا ہے

''ہر پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے''

اس لئے آپ نے یقین کی ضرورت واہمیت اور اس کے نتائج پر روشنی بھی ڈالی ہے اور افراد جماعت کو اپنے اندر یقین کامل پیدا کرنے کی تلقین بھی فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے سلسلوں کو بشارتیں دیتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ امت محمدیہ کو بشارتیں دی گئیں بعد میں اسی تسلسل اور انہی کے ظل کے طور پر مختلف زمانوں اور مختلف ملکوں میں اسلام کے مختلف حالات کے پیش نظر اور مختلف ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں کو بھی اپنے اپنے وقت میں بشارتیں دی گئیں۔ تاہم جس طرح انذار مشروط ہوتا ہے اسی طرح بشارتیں بھی مشروط ہوا کرتی ہیں۔ انذاری پیشگوئیاں اس شرط کے ساتھ مشروط ہوتی ہیں کہ اگر توبہ اور دعا اور صدقات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی تدبیر نہ کی گئی تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر جو اس کے غضب اور قہر کو ظاہر کرنے اور اس دنیا میں مفسد لوگوں کو جھنجھوڑنے والی ہوتی ہے وہ ظاہر ہو جائے گی۔

پس انذاری پیشگوئیاں جہاں توبہ، دعا، استغفار اور صدقات کے ساتھ مشروط ہوتی ہیں،

وہاں بشارتیں بھی مشروط ہوتی ہیں ان قربانیوں اور ایثار اور ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ جس کا بشارتیں تقاضا کرتی ہیں اور انسان کے اس یقین کے ساتھ جو اسے ان بشارتوں کے پورا ہونے پر ہوتا ہے یہ انسان کا یقین ہی ہے جس کے نتیجہ میں انسان اپنی قربانیاں اور ایثار خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہے اور اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اگر میرے بندے اپنی ذمہ داریوں کو نہیں نباہیں گے تو اللہ تعالیٰ ایک اور قوم کو پیدا کرے گا جو اس کی عظمت کی معرفت رکھنے والی اور اس کی بشارتوں پر یقین رکھنے والی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی بشارتوں پر اسے ایک ایسا کامل یقین ہوگا کہ خدا کی راہ میں اس سے جو بھی مطالبہ کیا جائے گا وہ اسے پورا کرے گی۔

جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ ہر پاکیزگی یقین ہی کی راہ سے آتی ہے۔ اگر انسان کو یقین نہ ہو تو وہ خدا کی راہ میں قربانیاں نہیں دے سکے گا۔ اگر اسے خدا تعالیٰ پر کامل یقین نہ ہو تو دینی ذمہ داریوں کے نباہنے کی طرف اسے توجہ نہیں ہوگی۔ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی کا انسان کو یقین نہ ہو تو عبادت نہیں ہوگی یا عبادت میں وہ خلوص نہیں ہوگا جو عبادت کی روح رواں ہوتا ہے بالفاظ دیگر یقین نہ ہو تو عبادت نہیں ہوگی یا عبادت میں وہ رنگ پیدا نہیں ہوگا جو عبادت کی اصل غرض ہے اور جس سے انسان کے دل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ گویا وہ خدا کے حضور کھڑا ہے اور وہ اسے دیکھ رہا ہے یا کم از کم اس کے دل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ وہ خدا کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم نے ہر چیز کو گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ اس نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے جب انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر پختہ یقین پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ اس کا کوئی فعل اور کوئی حرکت خدا سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی تو پھر انسان گناہوں سے بچتا ہے اور اخلاص کے ساتھ اور ایثار کے ساتھ اور جذبۂ قربانی کے ساتھ خدا کی راہ میں ہر آواز پر لبیک کہتا ہے۔

خدا کی راہ میں اس سے جس چیز کا بھی مطالبہ کیا جاتا ہے وہ اسے پورا کرتا ہے گویا جس رنگ میں بھی عبادت کا تقاضا کیا جاتا ہے وہ اس پر پورا اترتا ہے۔ وہ توحید حقیقی پر قائم رہتا ہے اور اپنی تمام ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا کرتا ہے۔

بعض الٰہی بشارتوں کا مجموعہ ایک گلدستہ کی شکل میں عنقریب ہمارے لئے پیش کیا جائے گا یعنی وہ بشارات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملی تھی ان کے جلوے ظاہر ہونے کا زمانہ آنیوالا ہے اور وہ جلسہ سالانہ کے ایام ہیں۔ جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت سی برکات کا ذکر فرمایا ہے یہ برکات ایسے لوگوں کی گود میں نہیں ڈالی جاتیں جو سوئے ہوئے یا غافل پڑے ہوں۔ ان برکات کے حصول کے لئے بیدار رہنا پڑتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو ان برکات کے حصول کے لئے ہر وقت بیدار رہنا پڑے گا اور اس کے لئے جن راہوں پر چلنا ضروری ہے ان راہوں پر پورے وثوق کیساتھ اور کامل یقین کے ساتھ چلنا پڑے گا یعنی ایسی راہوں کو اختیار کرنا پڑے گا جو اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصول کا ذریعہ بنتی ہیں اور انسان کو خدا تک پہنچاتی ہیں۔

پس خاص بشارتوں کے دن جو ہمارے لئے ہر سال مقرر کئے گئے ہیں یہ دن آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبت کے جلوہ گر ہونے کے دن آ رہے ہیں۔ احبابِ جماعت ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کے فیوض سے کما حقہ متمتع ہونے کے لئے دعائیں کریں۔ دعا بھی ایک تدبیر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہ عجیب نکتہ بتایا ہے کہ دعا تدبیر ہے اور تدبیر دعا ہے (اس وقت میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا) یہ ایک حقیقت ہے اسے سمجھنا کوئی مشکل نہیں کہ دعا بھی ایک تدبیر ہے بلکہ ایک ایسی تدبیر ہے جو ہر دوسری تدبیر کا شہتیر بنتی ہے۔ اسکے بغیر دوسری تدابیر بے نتیجہ رہ جاتی ہیں اور ثمر آور نہیں ہوتیں اس لئے احباب دعا کے ساتھ اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور التجا کریں کہ اے خدا! تو اپنے فضل سے ہمیں اس جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے والی بشارتوں کا وارث بنا اور ان کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرما۔

یہ اجتماع خدا کے لئے خدا ہی کی خاطر منعقد ہوتا ہے۔ ظاہر ہے جو للّٰہی اجتماع ہوتے ہیں وہ انسان پر بہت سی اخلاقی اور روحانی ذمہ داریاں ڈالتے ہیں اور چونکہ وہ انسان پر بہت سی اخلاقی اور روحانی ذمہ داریاں ڈالتے ہیں اس لئے وہ بہت سی بشارتوں کے حامل بھی ہوتے ہیں۔ ان اجتماعوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل نازل ہوتے ہیں اور بڑی رحمتیں نازل

ہوتی ہیں اسلئے میں احباب جماعت سے یہ کہوں گا کہ وہ دن رات دعاؤں میں لگے رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم میں سے ہر ایک کو ان بشارتوں کا وارث بنائے جو اس جلسہ سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے افراد جماعت احمدیہ کی اس جلسہ کے نتیجہ میں ایسی تربیت کرے اور وہ روحانی جِلا بخشے کہ جماعت اس مقصد میں کامیاب ہو جس کے لئے اسے قائم کیا گیا ہے یعنی شیطان سے آخری جنگ جیت کر ساری دنیا میں اسلام کے جھنڈے گاڑنے کا جو عظیم الشان فریضہ اس کے سپرد ہوا ہے اس میں یہ کامیاب ہو اور وہ دن جلد آ جائیں کہ جب ہم اسلام کا سورج نصف النہار تک بلند ہوتا ہوا دیکھ سکیں اور وہ لوگ جو خدا کو بھول چکے ہیں وہ پھر خدا کی طرف رجوع کریں اور وہ لوگ جنہوں نے حضرت سید الانبیاء وفخر المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں پہچانی اور آپ کی عظمت کا عرفان حاصل نہیں کیا وہ آپ کی قدر و منزلت اور آپ کی عظمت وفضیلت کو پہچاننے لگ جائیں اور آپ کی محبت میں سرشار ہو کر آپ کے اسوۂ حسنہ پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو پانے والے ہوں خدا کرے ایسا ہی ہو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۳؍ دسمبر ۱۹۷۳ء صفحہ ۳،۴)